دنیا کا خدا امریکہ نے فروری 1945 میں ھی ہندوستان کو روس کے حوالے کر دیا تھا

November 2024

Abdul Hameed Arain

dewhameed.29292@gmail.com
+91 9838547733

ایک چونکا

دینے والی

تواریخ فروری

1945

A NEW HISTORY OF WORLD WAR II
STALIN'S
WAR
SEAN McMEEKIN

یالٹا کانفرنس

روزویلٹ،

استالن،

چرچل سمیٹ

A LIFE FROM BEGINNING TO END

HOURLY HISTORY
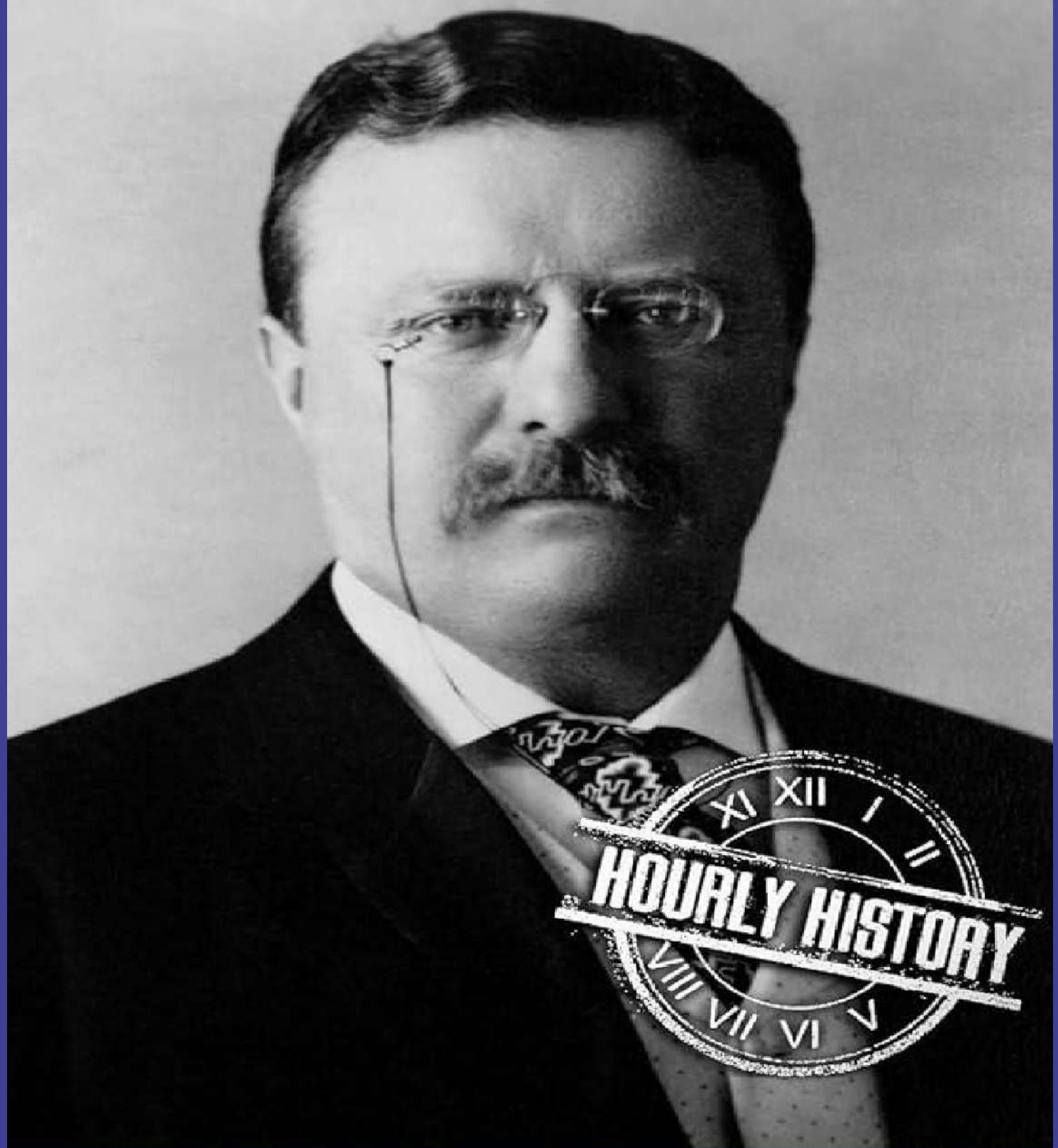
تھیوڈور روزویلٹ

(انگریزی میں: Theodore Roosevelt)[1]

تھیوڈور روزویلٹ

مزید ہم نام شخصیات کے تعارف کے لیے تھیوڈور روزویلٹ (ضد ابہام) ملاحظہ فرمائیں۔

تھیوڈور روزویلٹ (انگریزی: "Theodore "Teddy Roosevelt) امریکا کا چھبیسواں صدر تھا۔

تھیوڈور روزویلٹ

(انگریزی میں: **Theodore Roosevelt**)[1]

دوسری جنگ عظیم ختم ہونے کے بعد دنیا کے تین بڑے خداؤں روزویلٹ استالن، چرچل کی سمیٹ

Joseph Stalin
Former General Secretary of the
Communist Party of the Soviet Union
Dhirubhai Patel

جوزف استالن

文A

جوزف استالن 1922ء سے 1953ء تک سوویت اتحاد کی اشتراکی جماعت کے معتمد عام (جنرل سیکرٹری) تھے۔ 1924ء میں ولادیمیر لینن کی وفات کے بعد وہ اتحاد سوویت اشتراکی جمہوریہ المعروف سوویت اتحاد کے سربراہ بنے۔

جوزف استالن

(جارجیائی میں: **იოსებ ბესარიონის ძე ჯუღაშვილი**)، (روسی میں: **Иосиф Виссарионович Джугашвили**)

جوزف استالن

იოსებ ბესარიონის ძე :جارجیائی میں) Иосиф :روسی میں)،(ჯუღაშვილი (Виссарионович Джугашвили
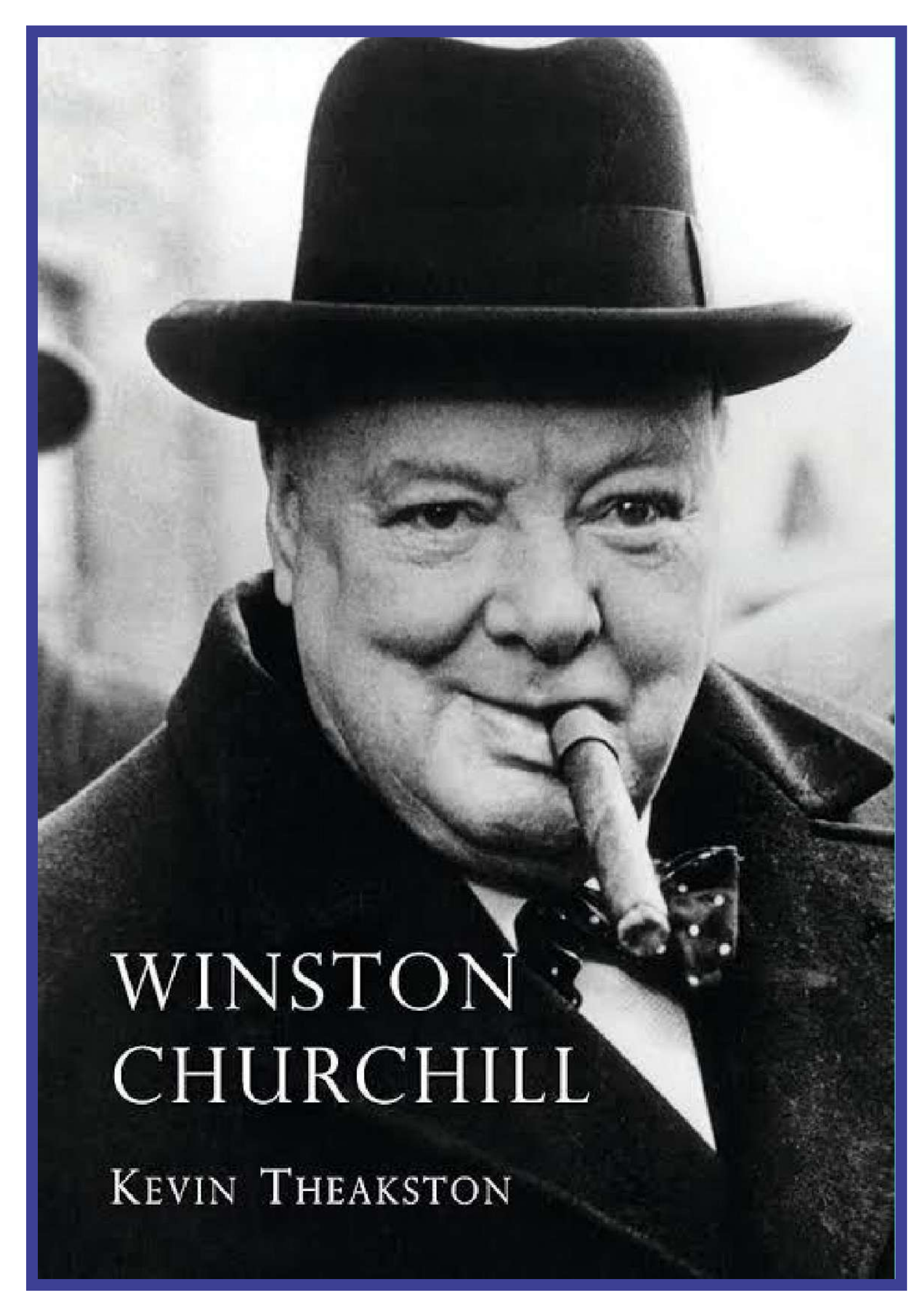
دوسری
جنگ عظیم کے
آخری سال کے
شروع میں روس
میں روزویلٹ،
اسٹالن، چرچل کی
ملاقات میں

WINSTON
CHURCHILL
KEVIN THEAKSTON

The Right Honourable

Sir Winston Churchill

KG OM CH TD DL FRS RA

The Roaring Lion, 1941

ونسٹن چرچل

سابقہ وزیراعظم برطانیہ

برطانوی سیاست دان۔ لارڈ رنڈولف چرچل کا بڑا لڑکا۔ چرچل کی ماں جینی امریکی یہودی تھی۔[29] ہیرو اور سنڈھرسٹ میں تعلیم پائی۔ ہندوستان کی شمال مغربی سرحد اور پھر جنوبی افریقا میں سپاہی اور اخباری نمائندہ رہا۔ بوئروں کی جنگ میں گرفتار ہوا۔ مگر بچ نکلا۔ 1901ء میں پہلی بار پارلیمنٹ کا رکن منتخب ہوا۔ اور مختلف عہدوں پرفائز رہا۔

- نو آبادیوں کا نائب سیکرٹری۔1905ء تا 1908ء
- صدر بورڈ آف ٹریڈ۔ 1908ء تا 1910ء
- ہوم سیکرٹری۔1910ء تا 1911ء

متفقہ فیصلہ

ہُوا کہ اب دنیا

کے ممالک کو

کیسے چلانا

ہے

چار سے 11 فروری
1945 لیواڈیا،
یوسوپوف اور
ورونستوف محلات کے
اندر سوویت یونین کے
شہر کریمیا میں پالٹا
کے قریب یہ کانفرنس
منعقد ہوئی

یالٹا کانفرنس ، جس کو کریمیا کانفرنس بھی کہا جاتا ہے اور کوڈ نامی ارگوناٹ اور میگنوٹو ، 4سے11 فروری 1945 کو منعقد ہوئی ، دوسری جنگ عظیم کے دوران ریاستہائے متحدہ ، برطانیہ اور سوویت یونین کے سربراہان حکومت کا اجلاس تھا۔ جرمنی اور یورپ کے بعد جنگ از سر نو تنظیم پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

Yalta Conference

Crimean Conference

The "Big Three" at the Yalta Conference, Winston Churchill, Franklin D. Roosevelt and Joseph Stalin. Behind them stand, from the left, Field Marshal Sir Alan Brooke, Fleet Admiral Ernest King, Fleet Admiral William D. Leahy, General of the Army George Marshall, Major General Laurence S. Kuter, General Aleksei Antonov, Vice Admiral Stepan Kucherov, and Admiral of the Fleet Nikolay Kuznetsov.
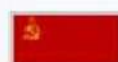
Host country	Soviet Union

Yalta Conference

Article Talk

The **Yalta Conference** (Russian: Ялтинская конференция, romanized: *Yaltinskaya konferentsiya*), held 4–11 February 1945, was the World War II meeting of the heads of government of the United States, the United Kingdom and the Soviet Union to discuss the postwar reorganization of Germany and Europe. The three states were represented by President Franklin D. Roosevelt, Prime Minister Winston Churchill, and General Secretary Joseph Stalin. The conference was held near Yalta in Crimea, Soviet Union, within the Livadia, Yusupov, and Vorontsov palaces.[1]

یالٹا کانفرنس

یالٹا کانفرنس ، جس کو **کریمیا کانفرنس** بھی کہا جاتا ہے اور کوڈ نامی **ارگوناٹ** اور **میگنوٹو** ، 4سے11 فروری 1945 کو منعقد ہوئی ، دوسری جنگ عظیم کے دوران ریاستہائے متحدہ ، برطانیہ اور سوویت یونین کے سربراہان حکومت کا اجلاس تھا۔ جرمنی اور یورپ کے بعد جنگ از سر نو تنظیم پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ تینوں ریاستوں کی نمائندگی بالترتیب صدر فرینکلن ڈی روز ویلٹ ، وزیر اعظم ونسٹن چرچل اور وزیر اعظم جوزف اسٹالن نے کی ۔ لیواڈیا ، یوسوپوف اور ورونستوف محلات کے اندر ، سوویت یونین کے شہر کریمیا میں یالٹا کے قریب یہ کانفرنس منعقد ہوئی۔

نمبر ایک

روزویلٹ نے سٹالن کی اس تجویز کی تائید کی کہ جنگ کے بعد، ہندوستان اور چین فرانس کے حوالے نہیں کئیے جا سکتے

نمبر دو

سٹالن، روزویلٹ کی دوسری پیشکش سن کر دنگ رہ گئے کہ مسٹر چرچل کے ساتھ ہندوستان پر بات نہ کریں

نمبر تین

سٹالن جو

توقع کر رہا

تھا کہ دو

سرمایہ دار

امریکہ اور برطانیہ
ان پر اکٹھے ہو
جائیں گے، سمٹ
شروع ہونے سے
پہلے روزویلٹ کو
چرچل کی تذلیل
کرتے ہوئے کہا کہ

ہندوستان کے بارے میں
ہم دونوں آپس میں طے
کر سکتے ہیں، امریکہ
اور سوویت یونین
مشترکہ طور پر
برطانوی ہندوستان کو
سوویت طرز کے انقلاب
پر تبدیل کرنے کے بات
کی

یہ سن کر سٹالن کو
تعجب ہوا کہ
برطانوی ہندوستان
کے تاج کو، ایک
پلیٹ میں سجا کر
سٹالن کو دے دیا
گیا تھا

سٹالن کو اپنی
قسمت پر یقین
نہیں ہو رہا تھا کہ
برطانوی ہندوستان
پر سوشلسٹ
گورننس ہو گا

امریکی صدر فرینکلن ڈی روزویلٹ سوویت اتحاد کے وزیر اعظم جوزف استالن برطانیہ کے وزیر اعظم ونسٹن چرچل کے درمیان ہندوستان کا بٹوارہ ہوا، ہندوستان سوویت اتحاد کو ملا

دنیا کی نظر میں
دنیا بھر کے
ممالک دو
خیموں میں
بٹے ہُوئے
تھے

کوئی ملک روس

کے خیمے میں

تھا، تو کوئی

ملک امریکہ

کے خیمے میں

دنیا بھر میں
جنگیں
شروع ہو
گئیں

پردے کے

پیچھے سے

دنیا کے دونوں

اللّٰہ مل کر دنیا

کو چلانے لگے

فروری 1945

میں ہی امریکہ

نے ہندوستان

کو روس کو

دے دیا تھا

ہندوستان ایک تاجر ملک تھا ہندوستان کے لوگ بڑے پیمانے پر تجارت کرتے تھے

ہندوستان کے لوگ
بہت سیدھے تھے
اسلامی لٹیروں کے
ہاتھوں برابر
ہندوستان کو لوٹتا
دیکھ کر، انگریز ڈاکو
بھی ہندوستان کو
لوٹنے آگئے

ہندوستان سونے کی چڑیا ہوا کرتا تھا اسلامی لٹیرے اور انگریز ڈاکو ابتدا سے ہی بڑے پیمانے پر ہندوستان کو لُوٹ لے گئے

عالمی ڈیپ اسٹیٹ ہندوستان کو 2014 تک اپنے بیٹھائے ہوئے مہروں سے چلوا رہی تھی

سن 1991 میں ہندوستان کی وہ حالت ہو گئی تھی کہ قرض کی قسط صرف 40 کروڑ دینے کے لئے پیسے جٹا نہیں پایا، سونا گروی رکھنا پڑا تھا

چار جولائی سے 18 جولائی کے درمیان بینک آف انگلینڈ اور بینک آف جاپان کے پاس اپنا 65 ٹن سونا گروی رکھ کر پیسہ لیا

برطانیہ

ہندوستان کا 45 ہزار ارب ڈالر سے زیادہ لوٹ کر لے گیا ہے، جب وہ ہندوستان پر حکومت کرتا تھا
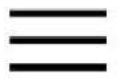
How Britain stole $45 trillion from India

And lied about it.

Jason Hickel
Professor at the Institute for Environmental Science and Technology (ICTA-UAB) and Fellow of the Royal Society of Arts

19 Dec 2018

ہندوستان کا 45 ہزار ارب ڈالر

THE DAILY TIMES, Monday, December 17, 2018

How Britain stole $45 trillion from India, lied about it: Part 1

My point of View

BY JASON HICKEL

THERE is a story that is commonly told in Britain that the colonisation of India – as horrible as it may have been – was not of any major economic benefit to Britain itself. If anything, the administration of India was a cost to Britain. So the fact that the empire was sustained for so long – the story goes – was a gesture of Britain's benevolence.

New research by the renowned economist Utsa Patnaik – just published by Columbia University Press – deals a crushing blow to this narrative. Drawing on nearly two centuries of detailed data on tax and trade, Patnaik calculated that Britain drained a total of nearly $45 trillion from India during the period 1765 to 1938.

It's a staggering sum. For perspective, $45 trillion is 17 times more than the total annual gross domestic product of the United Kingdom today.

How did this come about?

It happened through the trade system. Prior to the colonial period, Britain bought goods like textiles and rice from Indian producers and paid for them in the normal way – mostly with silver – as they did with any other country. But something changed in 1765, shortly after the East India Company took control of the subcontinent and established a monopoly over Indian trade.

Here's how it worked. The East India Company began collecting taxes in India and then cleverly used a portion of those revenues (about a third) to fund the purchase of Indian goods for British use. In other words, instead of paying for Indian goods out of their own pocket, British traders acquired them for free, "buying" from peasants and weavers using money that had just been taken from them.

It was a scam – theft on a grand scale. Yet most Indians were unaware of what was going on because the agent who collected the taxes was not the same as the one who showed up to buy their goods. Had it been the same person, they surely would have smelled a rat.

Some of the stolen goods were consumed in Britain and the rest were re-exported elsewhere. The re-export system allowed Britain to finance a flow of imports from Europe, including strategic materials like iron, tar and timber, which were essential to Britain's industrialisation. Indeed, the Industrial Revolution depended in large part on this systematic theft from India.

On top of this, the British were able to sell the stolen goods to other countries for much more than they "bought" them for in the first place, pocketing not only 100 percent of the original value of the goods but also the markup.

After the British Raj took over in 1847, colonisers added a special new twist to the tax-and-buy system. As the East India Company's monopoly broke down, Indian producers were allowed to export their goods directly to other countries. But Britain made sure that the payments for those goods nonetheless ended up in London.

How did this work? Basically, anyone who wanted to buy goods from India would do so using special Council Bills – a unique paper currency issued only by the British Crown.

And the only way to get those bills was to buy them from London with gold or silver. So traders would pay London in gold to get the bills and, then, use the bills to pay Indian producers. When Indians cashed the bills in at the local colonial office, they were "paid" in rupees out of tax revenues – money that had just been collected from them. So, once again, they were not in fact paid at all; they were defrauded.

Meanwhile, London ended up with all of the gold and silver that should have gone directly to the Indians in exchange for their exports.

This corrupt system meant that even while India was running an impressive trade surplus with the rest of the world – a surplus that lasted for three decades in the early 20th century – it showed up as a deficit in the national accounts because the real income from India's exports was appropriated in its entirety by Britain.

Some point to this fictional "deficit" as evidence that India was a liability to Britain. But exactly the opposite is true. Britain intercepted enormous quantities of income that rightly belonged to Indian producers. India was the goose that laid the golden egg.

Meanwhile, the "deficit" meant that India had no option but to borrow from Britain to finance its imports. So the entire Indian population was forced into completely unnecessary debt to their colonial overlords, further cementing British control.

Britain used the windfall from this fraudulent system to fuel the engines of imperial violence – funding the invasion of China in the 1840s and the suppression of the Indian Rebellion in 1857. And this was on top of what the Crown took directly from Indian taxpayers to pay for its wars. As Patnaik points out, "the cost of all Britain's wars of conquest outside Indian borders were charged always wholly or mainly to Indian revenues."

And that's not all. Britain used this flow of tribute from India to finance the expansion of capitalism in Europe and regions of European settlement, like Canada and Australia. So, not only the industrialisation of Britain but also the industrialisation of much of the Western world was facilitated by extraction from the colonies.

Patnaik identifies four distinct economic periods in colonial India from 1765 to 1938, calculates the extraction for each, and then compounds at a modest rate of interest (about 5 percent, which is lower than the market rate) from the middle of each period to the present. Adding it all up, she finds that the total drain amounts to $44.6 trillion. This figure is conservative, she says, and does not include the debts that Britain imposed on India during the Raj.

These are eye-watering sums. But the true costs of this drain cannot be calculated. If India had been able to invest its own tax revenues and foreign exchange earnings in development – as Japan did – there's no telling how history might have turned out differently. India could very well have become an economic powerhouse. Centuries of poverty and suffering could have been prevented.

All of this is a sobering antidote to the rosy narrative promoted by certain powerful voices in Britain. The conservative historian Niall Ferguson has claimed that British rule helped "develop" India. While he was prime minister, David Cameron asserted that British rule was a net help to India.

This narrative has found considerable traction in the popular imagination: according to a 2014 YouGov poll, 50 percent of people in Britain believe that colonialism was beneficial to the colonies.—Al Jazeera

Dr Jason Hickel is an academic at the University of London and a Fellow of the Royal Society of Arts.

دوسری جنگ عظیم ختم ہونے کے بعد دنیا کے تین بڑے خداؤں روزویلٹ استالن، چرچل کی سمیٹ

A NEW HISTORY OF WORLD WAR II

STALIN'S WAR

SEAN McMEEKIN

Kindle Edition ₹1,071.60 Available instantly	Audiobook ₹0.00 with membership trial
Hardcover **₹2,500.00**	Paperback ₹1,128.00

https://archive.org/details/stalins-war-a-new-history-of-world-war-ii-by-sean-mc-meekin-z-lib.org-1

@ankitatIIMA · Oct 25, 2022

PART I

Following

Dr. Shah

@ankitatIIMA

Predicted Ukraine, Doklam, Balakot, lac standoff, 370.. Foreign Policy & Security-BHARAT next 300 yrs Mail - drshahvirtual@gmail.com

Social Media Influencer

Born 19 December

Joined November 2014

18 Following **66.3K** Followers

Followed by Youba Tv🇲🇦🇮🇱🇺🇸 and KashmirFact

ہندوستانی تجزیہ کار ڈاکٹر انکت شاہ

Dr. Ankit Shah

https://archive.org/details/eam-jaishankar-i-can-chew-gum-walk-at-the-same-time-i-dr-ankit-shah-live-720-p-h_202411

https://www.facebook.com/share/15Mc1Mr4KK/

INTERNET ARCHIVE
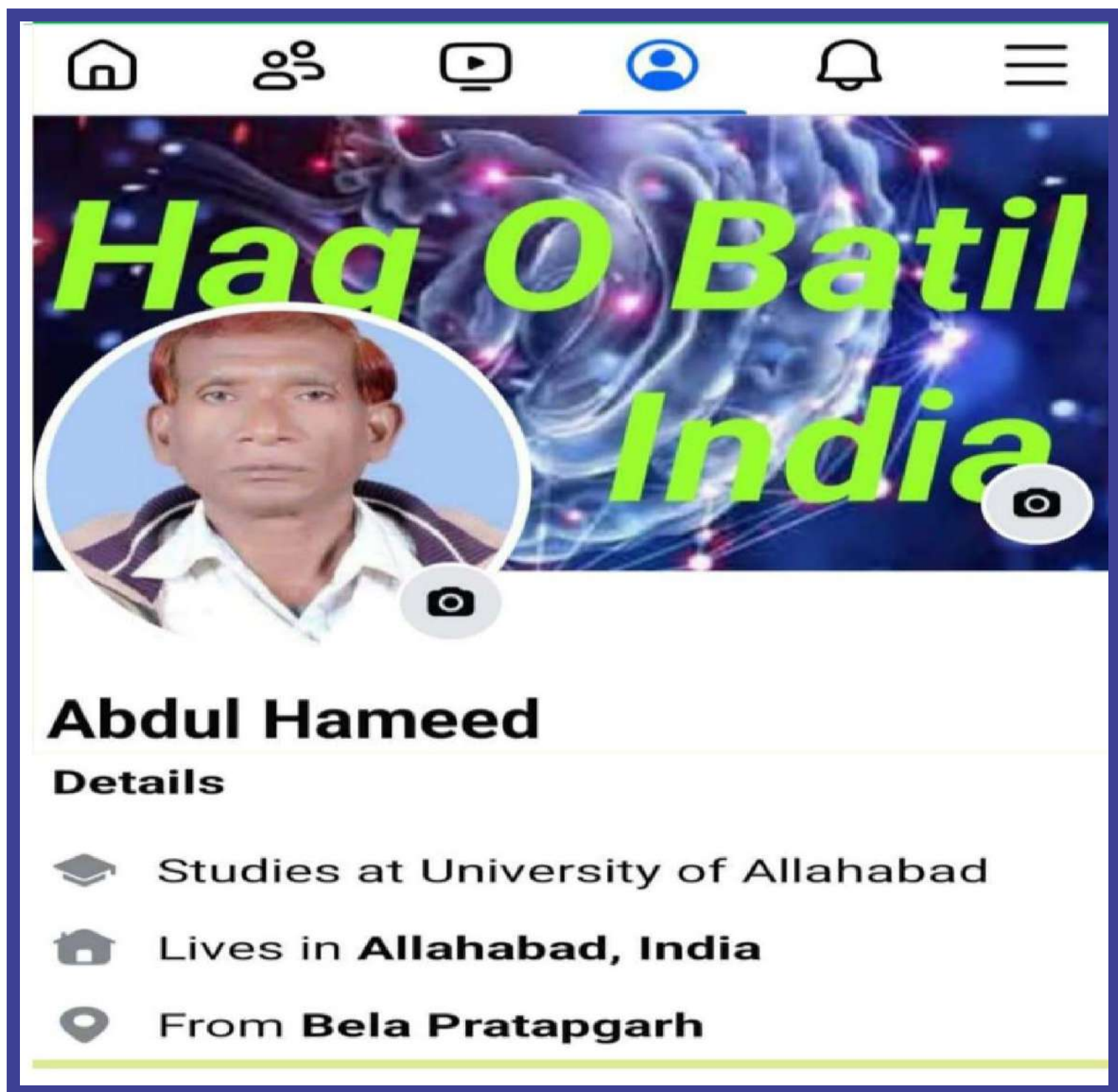
HAQ O BATIL INDIA 1

archive.org Member:حق و باطل

غیر جانبدار جستجو کا سفر

"حق و باطل" میں خوش آمدید، یہ ایک مفت, آنلائن لائبریری ہے جو زندگی کے بنیادی سوالات کی کھلے ذہن سے کھوج کے لیے وقف ہے۔ یہاں آپ کو وسائل کا ایک متنوع مجموعہ ملے گا - ویڈیوز، کتابیں، تاریخی روایات، فلسفیانہ کام، یہاں تک کہ افسانوی ادب اور مذہبی تنقید - یہ سبھی تنقیدی جائزے کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں۔

ہمارا مشن:

- غیر جانبدار تعلیم: ہم مذہبی تعصب سے پاک تعلیم کو فروغ دیتے ہیں، جو آزاد خیالی اور تنقیدی تجزیے کی ترغیب دیتے ہیں۔
- سب کے لیے مساوات: ہم نسل، قومیت، مذہب، جنس، یا کسی بھی دوسرے عنصر سے قطع نظر، مساوات کے بنیادی انسانی حق پر یقین رکھتے ہیں۔
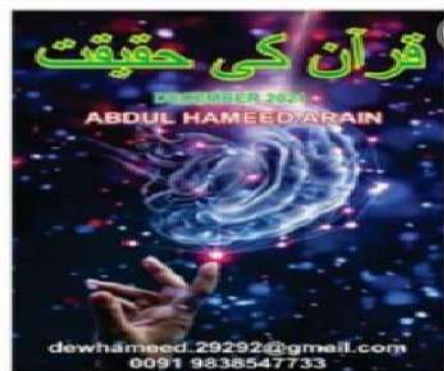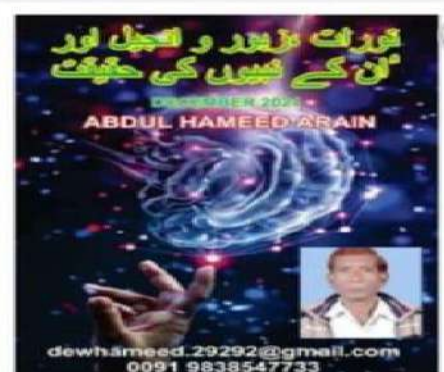
https://archive.org/details/@haq_o_batil_230001_india/uploads

205
archived May 15, 2024

6 0 0

204
archived May 15, 2024

11 0 0

208
archived May 15, 2024

14 0 0

209
archived May 15, 2024

16 0 0